از:- حافظ فخر الرحمٰن کوہاٹی

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اے اللہ میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا۔"

نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میں نے مدینہ کو دونوں پہاڑوں کے درمیان حرم قرار دے دیا ہے۔ نہ اس میں خون بہایا جائے اور نہ لڑائی کے لیے ہتھیار اٹھائے جائیں۔"

حرمِ مدینہ کے حدود کا تعین کچھ اس طرح کیا گیا ہے شرقاً غرباً حرۂ شرقیہ اور حرۂ غربیہ کا درمیانی حصہ۔ اور شمالاً جنوباً مدینہ کے دونوں پہاڑوں عیر اور ثور کا درمیانی حصہ۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی کی روایت کے مطابق احد اور عیر کا درمیانی حصہ، اس طرح مدینہ منورہ کے چاروں طرف بارہ میل کا رقبہ حدودِ حرم میں داخل ہے اس کا مطلب ہے کہ ان حدود میں خون ریزی، جانوروں کی ایذا رسانی، ان کا شکار، درختوں کی قطع و برید وغیرہ سب کچھ ممنوع ہوتا ہے یہ جگہ ہر شخص کے لیے مامن (امن کی جگہ) ہے۔ کیسا ہی مجرم کیوں نہ ہو اس کے لیے جائے پناہ ہے۔

سنتِ ابراہیمی ع پر عمل کرتے ہوئے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حرم کی طرح اس کی فضیلتیں بھی بڑھ گئیں۔ مثلاً

۱ : مسجد نبوی ص میں ایک نماز ہزار نمازوں کے مساوی ہے۔

۲ : مدینہ المنورہ کے بارے میں ارشادِ نبوی ص ہے کہ جو اپنے گھر سے وضو کر کے مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی نیت سے نکلا اور نماز پڑھی تو اس کو ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

۳ : جو اپنے گھر سے وضو کرکے مسجد قباء میں نماز پڑھنے کی نیت سے گھر سے نکلا اور مسجد قباء میں دو رکعتیں پڑھیں اس کو ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔

۴ : جس نے مدینہ میں چالیس نمازیں ادا کیں جن میں حسب روایت طبرانی کوئی قضا نہ ہو تو اس کو عذابِ دوزخ، مطلق عذاب اور نفاق سے آزادی ہے۔

۵ : مدینہ منورہ میں رمضان المبارک کے روزے دوسرے شہروں کے ہزار روزوں کے برابر ہیں۔

۶ : مسجد نبوی میں منبر ہے جس کے بارے میں ارشاد ہے کہ میرا منبر حوضِ کوثر پر ہے میرا منبر جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے

۷ : اسی مسجد میں روضۂ مطہرہ ہے جس کے متعلق فرمایا:

"روضۃ من ریاض الجنۃ"۔

میرے حجرے اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۸ : فرمایا "روئے زمین پر کوئی جگہ میرے نزدیک اتنی محبوب تر نہیں مگر وہ حصہ جس میں میری قبر ہوگی"

اور دعا مانگی :

"اے اللہ! تُو نے مجھے میرے محبوب شہر مکہ سے نکالا ہے تو اب ایسے شہر میں پہنچادے جو تجھے سب سے زیادہ محبوب تر ہو"

۹ : سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تاقیامت مدینہ کے ساکن ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسدِ اطہر اس زمین میں مکنون و مخزون ہے قیامت کے دن سب سے پہلے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ والوں کی شفاعت فرمائیں گے۔

۱۰ : حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح نبی محترم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی مدینہ کے لیے برکت کی دُعا مانگی۔

یہ خطۂ زمین حرمِ امن ہے قطبُ الاسلام ہے۔ دارالایمان ہے اس کی مٹی کو بھی بڑی فضیلت حاصل ہے وہ بیماروں کے لیے دوا ہے۔ طاعون اور دجال سے محفوظ ہے۔ یہاں کبھی شیطان کی پرستش نہیں ہوگی۔ دورِ جدید کی اصطلاح میں حرم کے معنی کھلا شہر (OPEN CITY) کے ہیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس شہر کے اندر اور گرد و نواح

ہیں اہل شہر کسی سے جنگ کرنا نہیں چاہتے، سیاسی اعتبار سے حرم کا اصول عہد قدیم میں یونان اور ہندوستان میں بھی رائج تھا۔ بہ نیم مذہبی اور نیم سیاسی عمل ہے چند مقامات کے تقدس کی وجہ سے وہاں کی ہر چیز قابلِ احترام ہو جاتی ہے۔ اس طرح حرم اپنے حدود کے اندر ایک مملکت ہو جاتی ہے۔

مدینہ منورہ میں قیام کے آداب میں سے ایک ادب یہ ہے کہ وہاں کے باشندے ادنیٰ ہوں یا اعلیٰ سب کو عزت کی نگاہ سے دیکھے۔ اہلِ مدینہ کو اگر کسی کمی یا خامی میں دیکھیں تو ان کی عیب جوئی نہ کریں۔ نہ ان کو حقیر سمجھیں۔ اس لیئے کہ وہ دیارِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے رہنے والے ہیں اور اس دیار عالی سے تعلق رکھتے ہیں۔

اگر اہلِ مدینہ میں اپنے مزاج کے خلاف کوئی بات پائیں تو بھی اس پر جھگڑا نہ کریں۔ جہاں تک ہو سکے معاف کر دیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کی حرمت کی حفاظت کرے گا۔ میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں گا۔

دوسری حدیث میں ہے کہ اے اللہ جو شخص میرے اور میرے اہلِ شہر کے ساتھ برائی کا خیال کرے اس کو جلد ہلاک کر دے۔

ایک ضروری وضاحت

"الشریعۃ" کے جنوری سنہ ۹۱ء کے شمارہ میں حضرت امام مالکؒ کی حیات مبارکہ کے بارے میں ایک کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے راقم الحروف نے حضرت امام مالکؒ کو آئمہ مجتہدین میں سب سے متقدم لکھ دیا تھا جس پر عم مکرم مولانا رشید الحق صاحب عابد مدظلہ مدرس مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ نے گرفت فرمائی ہے اور ایک مکتوب میں وضاحت کی ہے کہ آئمہ اربعہ میں سب سے متقدم حضرت امام ابو حنیفہؒ ہیں کیونکہ جمہور علماء کے نزدیک حضرت امام ابو حنیفہؒ تابعی ہیں جب کہ حضرت امام مالکؒ کا شمار اتباع تابعین میں ہوتا ہے راقم الحروف اس فروگذاشت پر معذرت خواہ ہے۔ (مدیر معاون)